سوال

(144) مرشد کے نذرانہ کے بارے میں

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

زمانہ حال کے مرشد عموماًمریدوں سے مانند جزیہ کے نزرانہ لیتے ہیں۔ اس طرح کا نذرانہ مرشد کو درست ہے یا نہ۔ بعض حالتوں میں مرید کے سقیم ہونے کی حالت میں زبردستی وصول کیاجاتا ہے۔ جو مرید کو بجبوری دینا پڑتا ہے۔ مرید ایسے نزرانے کے دینے سے جرم یا ثواب آخرت کا مستحق ہوتا ہے۔ یانی لینے والے مرشد کےلئے شرعی کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ سب نبیوں نے اپنی امت کو۔

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۱۰۹ سورة الشعراء

''ہم تم سے مزدوری نہیں مانگتے۔'' زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے لے کر زمانہ شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ تک پیر مریدوں سے وصولی نہیں کرتے تھے۔ حضرت شیخ غنیہ میں فرماتے ہیں۔ مرید کو پیر کے گھر کھانا کھانا جائز ہے۔ پیر کو مرید کے گھر کا کھانا نہ کھانا چاہیے۔ کیونکہ اس کی شان بلند ہے۔ جو مرید پیر سے کسی نقصان کا خوف کر کے نذرانہ دے۔ وہ بجائے ثواب عذاب کا مستوجب ہے۔ ایسے مرشد دوکاندار دنیادار ہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

محدث فتویٰ